11465 ـ عاجز امام كے پیچھے نماز ادا كرنا

سوال

كيا كرسى پر بيٹھ كر امامت كروانے والے شخص كے پیچھے نماز ادا كرنا جائز ہے ؟ ميرا مقصد يہ ہے كہ وہ درج ذيل صورتوں ميں نماز پڑھاتا ہے:
كھڑے ہو كر تكبير تحريمہ كہے اور قيام بھى كھڑے ہو كر كرے اور پھر ركوع كرنے كے بعد كرسى پر بيٹھ جائے اور جھك كر سجدہ كرے، اور پھر كرسى پر ہى جلسہ استراحت كرنے كے بعد دوسرا سجدہ بھى كرسى پر بيٹھے ہوئے ہى كرے اور پھر دوسرى ركعت كے ليے تكبير كہے.
اور كيا اس كے پیچھے (اس حالت ميں نماز ادا كر رہا ہو) اقتدا كرنے والوں كا اجروثواب ضائع ہو جائيگا، حالانكہ وہ مكمل نماز سارى حركات كے ساتھ (طبعى صورت ميں نماز) ادا كرتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال ميں مذكورہ صورت ميں امام كے ليے لوگوں كى امامت كروانا جائز ہے، جيسا كہ اس كے ليے بيٹھ كر نماز كى امامت كروانا جائز ہے، امام ابو حنيفہ، امام شافعى، امام احمد رحمہم اللہ كا مسلك يہى ہے.

اس كے پیچھے نماز ادا كرنے والے مقتديوں كى حالت امام كى حالت ميں مختلف ہو گى.

پہلى حالت:

اگر امام بيٹھ كر نماز كى ابتدا كرتا ہے تو اس كى اقتدا ميں نماز ادا كرنے والے بھى بيٹھ كر نماز ادا كرينگے.

پہلى حالت كے دلائل:

1 ـ ام المومنين عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيمارى كى حالت ميں ان كے گھر ميں نماز پڑھى تو بيٹھ كر نماز ادا كى اور ان كے پیچھے لوگوں نے كھڑے ہو كر نماز ادا كرنا شروع كى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں بيٹھ كر نماز ادا كرنے كا اشارہ كيا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" یقینا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، چنانچہ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور جب وہ سر اٹھائے تو تم اٹھاؤ، اورجب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو "

صحیح بخاری کتاب الاذان (657).

2 ۔ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھڑ سواری کی تو گھوڑے سے گر گئے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے فرمانے لگے:

" یقینا امام اقتدا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، چنانچہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو، اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم اٹھاؤ، اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لك الحمد کہو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو "

صحیح بخاری کتاب الاذان حدیث نمبر (648).

دوسری حالت:

جب امام کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور دوران نماز اسے کوئی مشکل پیش آ جائے جس سے وہ قیام کرنے سے عاجز ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے کھڑے ہو کر نماز مکمل کرینگے.

اس حالت کی دلیل یہ ہے کہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی بنا پر کمزور ہو گئے اور فرمانے لگے کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے تو ہم نے نفی میں جواب دیا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھو.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے غسل کیا اور جانے کے لیے اٹھے تو بے ہوش ہو گئے، پھر کچھ دیر بعد ہوش آیا تو فرمانے لگے کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟

ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھو، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے بیٹھ کر غسل کیا پھر جانے کے لیے اٹھے تو بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر کچھ دیر بعد ہوش میں آئے تو کہنے لگے:

کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے ؟ تو ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھو، چنانچہ انہوں نے بیٹھ کر غسل کیا اور پھر جانے کے لیے اٹھے تو غشی طاری ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو فرمانے لگے:

کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے ؟ تو ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگ تو مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز ادا کرنے کے لیے نبی کا انتظار کر رہے ہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں.

چنانچہ پیغام لانے والا شخص آیا اور کہنے لگا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دے رہے ہیں، تو ابو بکر رضی اللہ تعالی بہت ہی رقیق القلب شخص تھے کہنے لگے: اے عمر آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں کہا: اے ابو بکر آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو ان ایام میں نماز پڑھائی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا اور آپ نے حالت بہتر پائی تو دو آدمیوں کے درمیان ظہر کی نماز کے لیے نکلے جن میں سے ایك عباس رضی اللہ تعالی عنہ تھے، اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے مت ہٹیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کے پہلو میں بٹھا دو تو ان دونوں نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پہلو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھا دیا.

راوی کہتے ہیں: تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر رہے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی اقتدا کر رہے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے "

صحیح بخاری کتاب الاذان حدیث نمبر (655).

حدیث سے استدلال یہ ہے کہ:

ابو بکر رضی اللہ تعالی نے نماز شروع کی تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بیٹھ کر وہیں سے نماز پڑھانی شروع کی جہاں ابو بکر رضی اللہ تعالی نے چھوڑی تھی، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ان کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اگر امام نے نماز کھڑے ہو کر شروع کی ہو اور دوران نماز اسے کوئی مشکل پیش آ جائے جس کی بنا پر وہ کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو مقتدی اس کے پیچھے کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کریں گے.

اس سے نماز میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا، اور ان شاء اللہ نہ ہی برکت ضائع ہوتی ہے.

واللہ تعالی اعلم

کتاب احکام الامامۃ والائتمام فی الصلاۃ للمنیف کا مطالعہ کریں (112 ـ 116).

اور صحیح بخاری کی شرح فتح الباری بھی دیکھیں: (2 / 174).

واللہ اعلم .